Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۵ رجب ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۵ ظہور ۱۳۵۳ہش ۔ ۱۵ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۸۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

الحمد للہ ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے ۔ قدم قدم پر حضور کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہم میں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے ۔ آمین

حُبِّ کلامِ اللہ

" فان حب کلام اللہ یدخل فی الجنّۃ ویکون عاصمًا کالجُنّۃ ۔

ترجمہ :- کلام اللہ کی محبّت انسان کو جنّت میں لے جاتی ہے اور ڈھال کی طرح بچانے والی ہے "

(الہدیٰ ص ۲۱)

کلام اللہ سے محبّت کا تقاضا ہے کہ اس کے مطالب سے آگاہی حاصل کی جائے ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اِتّحاد میں قوّت ہے ۔ متّحد رہنے سے ہی ہم سربلند اور طاقتور ہو سکتے ہیں

بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کی اہلِ پاکستان کو ایک زرّیں نصیحت

۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء کو گورنمنٹ ہاؤس پشاور میں قبائلی جرگہ سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا :-

" دیکھیے ہم مسلمان اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات پر چلتے ہیں ۔ ہم سب اسلامی اخوت کے رشتے میں بندھے ہوئے ہیں ۔ اس اخوّت کا تقاضا یہ ہے کہ حقوق، عزّت اور مرتبہ میں سب برابر ہیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے اندر اتحاد کا ایک خاص اور گہرا احساس پایا جاتا ہے ۔ نہ صرف یہ کہ ہم ہیں سے اکثر مسلمان ہیں بلکہ ہماری اپنی تاریخ ہے، رِیتیں اور رسمیں ہیں اور احساس و شعور ہے ۔ ہمارے سوچنے سمجھنے کے طریق ہیں، ہمارا اپنا نقطۂ نظر ہے ۔ ہم سب مل کر ہمارے اندر قومیّت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں ۔ ہم سب مسلمان ایک خدا ایک کتاب اور ایک رسول پر ایمان رکھتے ہیں لہٰذا ہم سب کو مل کر ایک قوم ہونا چاہئیے ۔ آپ نے ایک پرانا قول سنا ہوگا کہ اتّحاد میں قوّت ہے جب تک ہم متّحد ہیں سربلند اور طاقتور ہیں ۔ اگر متحد نہیں تو کمزور اور خوار ہوں گے ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر مسلمان حتیّ الامکان یہ کوشش کرے کہ آپس میں کامل اتّحاد و اتفاق پیدا ہو "

ربوہ میں یومِ آزادی پورے وقار اور اہتمام سے منایا گیا

جملہ دفاتر میں عام تعطیل ۔ اتحاد و استحکامِ پاکستان کیلئے اجتماعی دعائیں ۔ عمارتوں پر چراغاں

ربوہ ۱۵ اگست ۔ کل ۱۴ اگست ۱۹۷۴ء کو حصولِ آزادی اور قیامِ پاکستان کی ۲۷ ویں سالگرہ پورے وقار اور اہتمام سے منائی گئی ۔ دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں سے ہوا ۔ چنانچہ مسجد مبارک اور ربوہ کی جملہ دیگر مساجد میں نمازِ فجر کے بعد اہلِ ربوہ نے پاکستان کے داخلی اتحاد، اس کی سالمیت و استحکام، روز افزوں تعمیر و ترقی اور خوشحالی کے لئے اجتماعی رنگ میں دعائیں کیں ۔ سورج طلوع ہونے پر صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقفِ جدید کے دفاتر پر لوائے پاکستان لہرایا گیا ۔ بہت سے لوگوں نے اپنے رہائشی مکانوں پر بھی لوائے پاکستان لہرائے ۔ یومِ آزادی کی تقریب کی خوشی میں جملہ مرکزی دفاتر نیز شعبہ جات میں عام تعطیل رہی ۔ نمازِ عصر کے بعد نوجوانوں نے مختلف گیموں میں حصّہ لیا علی الخصوص ڈان باسکٹ بال کلب ربوہ کی طرف سے ایک نمائشی میچ کا اہتمام کیا گیا ۔ اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں کھیل کے میدان میں جمع ہو کر میچ دیکھا ۔ رات کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید، دفاتر وقفِ جدید، ایوانِ محمود، مسجد مبارک، محلہ جات کی مساجد، بازاروں میں بعض دکانوں پر اور سرکاری عمارتوں پر بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں کیا گیا ۔

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر قاضی عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ماہ ظہور ۱۳۵۳ھ

"راتوں کو جاگو اور دعائیں کرو"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کو بار بار بیان کیا ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کی ذمہ داری صرف پیغام حق کو پہنچا دینا ہوتی ہے۔ لوگوں کو اسے قبول کرنے پر مجبور کرنے کی انہیں اجازت نہیں ہوتی۔ ابتداء میں تو انہیں اتنی طاقت حاصل ہی نہیں ہوتی کہ وہ دوسروں کو حق کے قبول کرنے پر مجبور کر سکیں۔ بعد ازاں جب ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں بکثرت لوگ حق کو قبول کر لیتے ہیں اور حق پرستوں کی ایک عظیم جمعیت معرض وجود میں آجاتی ہے اور مشیت ایزدی کے ماتحت قوت اور اثر و رسوخ بھی حاصل ہو جاتا ہے تب بھی انہیں یہ اجازت نہیں ہوتی کہ وہ دوسروں کو حق کے قبول کرنے پر مجبور کریں۔ حق اپنی اشاعت کی مہم میں جبر کا قطعاً محتاج نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقصد محض اشاعت نہیں بلکہ تسخیر قلوب ہوتا ہے اور دل جبر سے کبھی جیتے نہیں جا سکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے الٰہی جماعتوں کو صرف حق کو لوگوں تک پہنچانے کا مکلف کیا ہے نہ کہ حق کو ان سے منوانے کا۔ دلوں کا بدلنا اس نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ حق کی خاطر خواہ اشاعت کے بعد وہ جب چاہتا ہے لوگوں کے دلوں کو بدل کر انہیں حق کی طرف پھیر دیتا ہے اور وہ حق کو قبول کر لیتے ہیں۔

البتہ اللہ تعالیٰ نے مامورین الٰہی اور ان کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعتوں کیلئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ حق کو لوگوں تک پہنچانے پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ اس طور پر حق پہنچائیں کہ بالآخر ان پر اتمام حجت ہو جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے صرف یہی نہیں فرمایا کہ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ (تیرے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے) بلکہ یہ بھی فرمایا کہ:-

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○ (النحل آیت ۸۳)

پس اگر وہ (اب بھی) پھر جائیں تو (اس کی وجہ سے اے نبی! تجھ پر الزام نہیں آئے گا کیونکہ) تیرے ذمہ صرف کھول کر پہنچا دینا ہے۔

کھول کر پہنچا دینے سے مراد حجت تمام کرنا ہے یعنی ہر دلیل اچھی طرح بیان کر دی جائے اور مخالفین کے ہر اعتراض کو دور کر کے انہیں لاجواب کر دیا جائے۔ جب کسی قوم پر حجت پوری ہو جاتی ہے تو پیغام حق پہنچانے کی حد تک مامور من اللہ اور اس کے متبعین کی ذمہ داری پوری ہو جاتی ہے۔ پھر معاملہ تمام تر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ وہ جو چاہے ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرے کیونکہ دلوں کو بدلنا بہر حال اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ البتہ پیغام حق پہنچانے کے علاوہ مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کی ایک اور ذمہ داری بھی ہوتی ہے جسے وہ پیغام حق پہنچانے کے ساتھ ساتھ ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اتمام حجت کے بعد وہ ذمہ داری پہلے کی نسبت اور بھی بڑھ جاتی ہے اور وہ ذمہ داری ہوتی ہے لوگوں کی ہدایت یابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنا۔ جب ہر طرح سے حجت پوری ہو جائے تو پھر وہ اپنی تمام تر توجہ دعاؤں پر مرکوز کر دیتے ہیں۔ اس وقت ان کا تمام زور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں پر صرف ہو رہا ہوتا ہے۔ دراصل یہ دعائیں ہی ہوتی ہیں جو عند اللہ مقبول ہو کر اللہ تائید و نصرت الٰہی کو جذب کر کے انقلاب برپا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو بار بار یہی نصیحت فرمائی ہے کہ وہ خود متقی بنیں اور دعاؤں پر زور دیں کیونکہ کامیابی دعاؤں کے ذریعہ ہی ہوگی۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:-

"ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے۔ اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آوے گا اور نہ منصوبہ اور حجت بازی کام آوے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے۔ یہی امر غنیمت ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے۔ ان کو یہی فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ خدا سے انکے ذریعہ سے صلح کر لیں۔ [illegible] ایسی ہوتی ہیں کہ دلالہ کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں۔ خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی ایک معتد بہ ہی کرنی چاہیئے جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی۔ اور کوئی جگہ نہیں ہے جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں بھی ہو جائیں گی۔ صحابہؓ پر جیسے سکینت اُتری تھی ویسے ان پر اترے گی۔ صحابہؓ کو انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہوگا مگر دل میں یہ تسلی ہو جاتی تھی کہ خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ دراصل سکینت اسی تسلی کا نام ہے۔ جیسے میں اگر طاعون زدہ ہو جاؤں اور گلے تک میری جان آجائے تو مجھے ہرگز یہ وہم نہیں ہوگا کہ میں ضائع ہو جاؤں گا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ صرف وہی تعلق جو میرا خدا کے ساتھ ہے۔ وہ بہت قوی ہے۔ انسان کے ٹھیک ہونے کے لئے یہ مفت کا موقع ہے۔ راتوں کو جاگو، دعائیں کرو۔ آرام کرو لیکن جو کسل اور سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اسکی شاخیں ہیں۔ تھوڑے ابتلاء کا ہونا ضروری ہے جیسے لکھا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک طرف تو مکہ میں فتح کی خبریں دی جاتی تھیں اور ایک طرف ان کی جان کی بھی خیر نظر نہ آتی تھی۔ اگر نبوت کا دل نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا۔ یہ اسی دل کا حوصلہ تھا۔ بعض ابتلاء صرف تبدیلی کے واسطے ہوتے ہیں۔ عملی نمونے ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوں کہ ان سے تبدیلیاں ہوں اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو کہ پہلے تھا بلکہ میں ایک اور انسان ہوں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کو راضی کرو حتیٰ کہ تم کو بشارتیں ہوں۔ کل لکھتے ہوئے ایک یہ الہام نظر پڑا۔ ایّام غضب اللہ غضبت غضباً شدیداً نُنجی اھل السعادۃ۔ یہاں اہل سعادت سے مراد وہ شخص ہے جو عملی طور پر صدق دکھلاتا ہے۔ خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا جیسے صحابہؓ نے صدق دکھلایا کہ ہتھیلی پر جانیں رکھ لیں اور مال بچوں تک کو قربان کیا۔" (ملفوظات جلد چہارم ص ۲۷۹-۲۸۰)

الغرض خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں اور پھر نظام خلافت کی برکت سے نسلاً بعد نسل مذاہب و اقوام عالم پر بار بار اتمام حجت ہوتے چلے آنے کے بعد ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم نسلاً بعد نسل تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہتے ہوئے دنیا کی ہدایت یابی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے چلے جائیں، راتوں کو جاگیں اور دعائیں کریں تا خدا تعالیٰ معجزانہ طور پر لوگوں کے دل بدل کر انہیں حق کی طرف پھیر دے اور وہ حق کو قبول کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں اور تا اسلام جلد از جلد دنیا میں غالب آئے

یہی پاک خطّہ - وطن ہے ہمارا

یہی پاک خطّہ - وطن ہے ہمارا،
نثار، اس پہ، سب جان و تن ہی ہمارا
گُل و خار ہوں، دشت ہوں یا کہ صحرا
یہ خاکِ وطن، پیرہن ہے ہمارا

یہی پاک خطّہ - وطن ہے ہمارا

اسی سرزمیں پر بڑھے ہیں، پلے ہیں۔
یہیں سے اُٹھے ہیں، یہیں پر چلے ہیں
یہاں کی فضا میں دل و جان اپنی،
یہاں کی فضاؤں میں پھُولے پھلے ہیں

یہی پاک خطّہ - وطن ہے ہمارا

مصائب کی آندھی، گراں ہو، تو کیا ہے؟
شدائد کا دریا۔ رواں ہو تو کیا ہے؟
نظر میں بہشتِ بریں کا ہے نقشہ
جہنم بھی گر، درمیاں ہو تو کیا ہے؟

یہی پاک خطّہ - وطن ہے ہمارا

یہیں زندگی کا دامن بھر لیں گے،
یہیں پر جئیں گے یہیں پر مریں گے،
کبھی اے وطن، تیرے رُوئے مُبیں پر
وہ وقت آئیگا، ہم چراغاں کریں گے۔

یہی پاک خطّہ - وطن ہے ہمارا

(عبدالسلام اختر۔ ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاستقامۃ فوق الکرامۃ

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ساہیوال

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ وعز اسمہ اپنی پاک اکمل اور عالمگیر کتاب قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ"

(حٰم سجدہ آیت ۳۱-۳۳)

یعنی یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ تم خوف نہ کھاؤ اور غم نہ کرو اور فرشتے اُن کو اس جنت کی بشارت دیتے ہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم تمہارے دوست اور والی ہیں دنیاوی زندگی میں اور اُخروی زندگی میں اور اُن جنتوں میں تمہارے لئے وہ کچھ ہوگا جو تمہارے نفس چاہیں گے اور ان میں تمہارے لئے وہی کچھ ملے گا۔ جسے تم مانگو گے اور یہ تمہارے بخشنے والے اور بار بار رحم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمان نوازی کے طور پر ہوگا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"فَلِذٰلِکَ فَادْعُ ج وَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ ج وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ" (شوریٰ آیت ۱۶)

پس تو اسی دین کی طرف لوگوں کو پکار اور تو اسی طرح دین پر استقامت اختیار کر جس طرح کہ تجھے حکم دیا گیا ہے۔ اور تو اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کر

استقامت کے معنے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

"استقامت سے مراد یہ ہے کہ ایسا ایمان دل میں رچ جائے کہ کسی ابتلاء کے وقت ٹھوکر نہ کھا دیں اور ایسے طرز اور ایسے طور پر اعمال صالحہ صادر ہوں کہ ان میں لذت پیدا ہو اور مشقت اور تلخی محسوس نہ ہو اور ان کے بغیر جی ہی نہ سکیں گویا وہ اعمال روح کی غذا ہو جائیں اور اس کی روٹی بن جائیں۔ اور اس کا آب شیریں بن جائیں کہ بغیر اس کے زندہ نہ رہ سکیں۔ غرض استقامت کے بارہ میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں جن کو انسان محض اپنی سعی سے پیدا نہیں کر سکتا بلکہ جیسا کہ روح کا خدا کی طرف سے فیضان ہوتا ہے۔ وہ فوق العادت استقامت بھی خدا کی طرف سے پیدا ہو جائے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ فاتحہ میں تمام مسلمانوں کو یہ دعا کرنے کا حکم فرماتا ہے کہ:-

"اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ"

یہاں استقامت عطا ہونے کی دعا میں فنا فی اللہ کا مقام حاصل کرنے کی دعا سکھاتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت تین قسم پر منقسم تھی پہلی یہ کہ وحشیوں کو انسان بنایا جائے اور انسانی آداب اور حواس ان کو عطا کئے جائیں اور دوسری یہ کہ انسانیت سے ترقی دے کر اخلاق فاضلہ کے درجے تک ان کو پہنچایا جائے اور تیسری یہ کہ اخلاق کے مقام سے ان کو اٹھا کر محبت الٰہی کے مرتبہ تک پہنچایا جائے اور یہ کہ قرب اور رضا اور معیت اور فنا اور محویت کے مقام ان کو عطا ہوں یعنی وہ مقام جس میں وجود اور اختیار کالعدم باقی نہیں رہتا اور خدا اکیلا باقی رہ جاتا ہے جیسا کہ وہ اس عالم کے فنا کے بعد اپنی ذات قہار کے ساتھ باقی رہے گا پس یہ سالکوں کیلئے کیا مرد اور کیا عورت آخری مقام ہے اور دنیا فتنوں کے تمام مرکب اسی پر جا کر ٹھہر جاتے ہیں اور اسی میں اولیاء کے ولایتوں کے سلوک ختم ہوتے ہیں اور وہ استقامت جس کا ذکر سورۃ فاتحہ کی دعا میں ہے اسی سے مراد یہی مرتبہ سلوک ہے اور نفس امارہ کی جس قدر ہوا و ہوس مجبور کرتی ہے۔ وہ اسی مقام میں خدائے ذوالجبروت والعزت کے حکم سے گداز ہوتی ہے پس تمام شہر فتح ہو جاتا ہے اور ہوا و ہوس کے عوام کا شور باقی نہیں رہتا اور کہا جاتا ہے کہ آج کس کا ملک ہے اور یہ جواب ہوتا ہے کہ خدائے ذوالمجد والکبریاء کا۔ مگر جو مرتبہ اخلاق فاضلہ اور نیک خصلتوں کا ہے اس میں غفلت کے وقت دشمنوں سے امن نہیں ہے کیونکہ جن لوگوں کا سلوک اخلاق تک ہی محدود ہوتا ہے ان کے لئے ابھی ایسے قلعے باقی ہوتے ہیں جن کا فتح کرنا مشکل ہوتا ہے اور ان کی نسبت یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ نفس امارہ اپنی بھڑک کے بھڑکنے کے وقت حملہ نہ کرے

یہ میرا وطن ہے یہ میرا وطن

ہے لطفِ مشیّت۔ یہ ارضِ حسیں
سر فرش گویا بہشت بریں
یہ جوشش حمیّت وطن کا امیں
یہ میرا وطن ہے یہ میرا وطن

مجھے جاں سے پیارا ہے میرا وطن
یہ دریا، یہ ندی، یہ کوہ و دمن
یہ لالہ، یہ سوسن، یہ سرو و سمن
یہ میرا وطن ہے یہ میرا وطن

یہ فضلِ خدا ہے یہ ارضِ حرم
خدائے ازل کا ہے پیہم کرم
یہ خوشبوئے عنبر فشاں دم بدم
یہ میرا وطن ہے یہ میرا وطن

یہ گلشن، یہ جودت، یہ فصلِ بہار
یہ نزہت، یہ نگہت، یہ اک لالہ زار
رخِ لالہ پہ یہ حسیں سا نکھار
یہ میرا وطن ہے یہ میرا وطن

(امین اللہ خان سالک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جو شخص صرف اخلاق تک ہی اپنا کمال رکھتا ہے اس کی زندگی کے دن گرد و غبار سے پاک نہیں رہ سکتے اور ایسے لوگ ہوائی تیروں سے امن میں نہیں رہ سکتے"
(نجم الہدیٰ صفحہ ۳۴ تا ۳۶)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

(مسلم)

یعنی یہ کہہ کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کا اللہ پر ایمان یقین سے ترقی کرتا ہوا معرفت کے مقام تک پہنچتا ہے یعنی اس کا ایمان باللہ وہمی خیال اور فرضی اور غلط طور پر نہیں ہوتا بلکہ مطابق آیت کریمہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ

(سورۃ یوسف آیت ۱۰۹)

تو کہہ کہ یہ میرا طریق ہے کہ میں تو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جنہوں نے سچے طور پر میری پیروی اختیار کی ہے میں اور وہ سب بصیرت پر قائم ہیں۔ ایک مسلمان علی وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر بھی عمل پیرا ہو مثلاً خدا تعالیٰ نے ہی یہ حکم فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اس کی تقدیر خیر و شر پر اور بعث بعد الموت پر ایمان لاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس سے محبت کا یہ تقاضا ہے کہ جو اوامر و نواہی اس کے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں ان پر کماحقہ عمل بھی کیا جائے اور اللہ تعالیٰ پر اور اس کے قائم کردہ سلسلہ پر ایسا کامل ایمان اور یقین اور معرفت، محبت اور استقلال و استقامت اور ثابت قدمی ہو کہ زمین و آسمان ٹل جائیں سمندر خشک ہو جائیں پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور اس راستہ میں جان چلی جائے۔ مال و دولت تباہ ہو جائے بیوی بچے ہلاک ہو جائیں عزت آبرو برباد ہو جائے مگر پائے ثبات میں کوئی لغزش اور کمزوری واقع نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے دکھ تکالیف رنج و الم خوف و حزن ابتلاء مصیبت و طوفان اور ہر قسم کی مخالفت عین راحت و مسرت کا موجب ہو اور ایمان میں زیادتی ہو اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربانیاں کرنے والے ہوں اور دنیا کی کوئی حرص و لالچ کوئی خوف و خطرات کے امتحان میں تزلزل اور ٹھوکر نہ کھائے بلکہ تعمیل ارشاد میں استقلال و استقامت کا بہترین مظاہرہ کیا جائے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سخت سے سخت تکالیف و مصائب کے امتحان و آزمائش میں صبر و رضا صدق و ثبات، استقامت و استقلال کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ رضی اللہ عنہم۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوائے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا تعالیٰ کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے"۔

(رسالہ الوصیت صفحہ ۹)

نیز فرماتے ہیں:۔

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے .... اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں سو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامی دیکھو اور پیوند مت توڑو .... جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا ہے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا"۔ (کشتی نوح)

اشاعتِ اسلام اور وقفِ زندگی

(مکرم مولوی لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان)

عیسائیوں نے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ انتہائی کسمپرسی کے عالم میں ان لوگوں نے اپنے جھوٹے دین کے غلبہ کے لئے ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں پیش کیں۔ یورپ اور امریکہ کے تنعم پسند عیسائیوں نے اپنے دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کیں اور نہایت پرخطر حالات کا سامنا کر کے ساری دنیا میں اپنے دین کی اشاعت کی۔

۱۹۲۴ء تک صرف پروٹسٹنٹ اور ایسٹرن چرچوں کے پادریوں کی تعداد چھ لاکھ سے زیادہ تھی اور باقی فرقوں کے پادری چودہ لاکھ سے زائد تھے۔ علاوہ ازیں ان لوگوں نے بائیبل کی اشاعت دنیا کی چھوٹی بڑی چھ صد سے زائد زبانوں میں کی اور آج دنیا میں جو کتاب۔ مذہبی کتاب، سب سے زیادہ شائع ہوتی ہے بائیبل ہی ہے۔

اگر کوئی قوم اپنے جھوٹے مذہب کی بقا کیلئے ایسی عظیم الشان قربانیاں دے سکتی ہے تو ہم فرزندانِ احمدیت دینِ حق کی سربلندی اور فروغ کیلئے کیوں اس سے بڑھ کر قربانیاں پیش نہیں کر سکتے؟

کیا ساری دنیا میں اسلام کی فتح کیلئے چند سو موجودہ مبلغ کافی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ دنیا کے بیسیوں ممالک ایسے ہیں جہاں سے مبلغین کا بکثرت مطالبہ ہو رہا ہے۔ اسلام کیلئے قلوب میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ہزاروں لاکھوں سرفروشوں کی ضرورت ہے۔ امام وقت کی پکار بار بار ہمارے کانوں میں گونجتی ہے کہ اپنی جانیں اللہ کے حضور میں پیش کرو کیونکہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں قربان ہو جانا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ وقفِ زندگی سے متعلق پُرزور تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ نئے خاندانوں میں سے تو لوگ وقف کی طرف آ رہے ہیں مگر پرانے خاندانوں میں سے کم۔ آئندہ نسل کیلئے بھی دعا کرو اور ان لوگوں کیلئے بھی جن کو خدا تعالیٰ نے پہلے احمدیت کی خدمت کی توفیق دی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندانوں کو بھی اس کی توفیق دیتا رہے"

(الفضل ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء)

"احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور بغیر وقف کے نہیں ہو سکتی...... بیسیوں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا۔ مگر سینکڑوں انتظار کرنے والے ہیں جو آگے آئیں تا ان کے نام خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں لکھے جائیں"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۵۰ء)

"جو شخص خدا کے لئے اپنی زندگی قربان کرتا ہے وہ چاہے کتنی ہی گمنامی کی زندگی بسر کرے۔ چاہے دنیا میں اسے کوئی شخص نہ جانتا ہو۔ آسمان پر خدا اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسی کو اپنے قرب میں عزت و احترام کی جگہ دیتا ہے"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۴۴ء)

جامعہ احمدیہ میں واقفین کے نئے سال کی کلاسیں عنقریب کھلنے والی ہیں۔ آپ جلد اپنا نام امام وقت سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کریں اور جہادِ اسلام میں شریک ہوں۔

[illegible] کر کے چھوڑیں گے [illegible]
[illegible] خواہ ہلانا پڑے ہمیں

آپ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو، خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتحمند ہو جانے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔

سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اُٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۵۴۶ تا ۵۴۸)

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامل ایمان اور رائیہ کامل استقامت کی نعمت سے نوازے اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہمیں اپنی کامل رضاء کی جنت سے نوازے۔
اللّٰھم آمین

امراء اضلاع و صدران و مربیان سلسلہ متوجہ ہوں

بطور یاد دہانی تحریر ہے کہ امسال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر کو ہوگا۔

وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ . . . . مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ہر سال کم سے کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔" (الفضل ۱۰ر جنوری ۱۹۴۵ء)

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم ختم کرکے وہ باقاعدہ مربی بنتے ہیں۔ اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔" (الفضل ۸ر جون ۱۹۶۶ء)

نیز حضور فرماتے ہیں کہ:-

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے . . . . جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آ رہے۔ . . . . جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے گی . . . . اس وقت تک دنیا کی اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔" (الفضل ۱۵ر جون ۱۹۶۶ء)

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کیلئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

اس سلسلہ میں قبل ازیں بھی امراء اضلاع کی خدمت میں بذریعہ سرکلر و اخبار درخواست کی گئی تھی کہ آپ اپنے حلقہ کے احمدی نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

براہ مہربانی مطلع فرمائیں کہ اس وقت تک اس سلسلہ میں کیا کارروائی کی گئی ہے۔ نیز آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوانوں نے اپنی زندگیاں پیش کی ہیں، ان کے نام معہ ولدیت مکمل پتے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ ان کا انٹرویو لیکر جن کو مناسب سمجھا جائے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروایا جائے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف، اے۔ بی، اے اور ایم، اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

امید ہے کہ آپ اپنی کوشش سے جلد مطلع فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کی دختر نیک اختر عزیزہ رفعت سلطانہ (بی اے۔ بی ایڈ) سلمہا کا نکاح ہمراہ عزیزم نصیر احمد سید (ایم ایس سی) ابن بشیر احمد صاحب سید حال کرائیڈن لندن، مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب (مربی سلسلہ) نے بروز جمعہ مورخہ ۲ر اگست ۱۹۷۴ء بمقام احمدیہ ہال کراچی پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو طرفین کے لئے خیر اور برکت کا موجب بنائے۔ دینی و دنیوی نعمتیں عطاء کرے اور مزید اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جاوے۔ آمین

(سید سعید خالد۔ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ۔ صدر کراچی)

ماہنامہ تحریک جدید

اگست ۱۹۷۴ء کا پرچہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے تمام خریداران کو مل چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر فوری طور پر اطلاع دیں تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔

اگر پرچے کا چندہ آپ کی طرف واجب الادا ہو تو مہربانی کرکے ہم سے تعاون فرمائیں اور چندہ کی تجدید کرالیں۔

پرچہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

مینجنگ ایڈیٹر
ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ

اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر تا فورتھ ایئر کا داخلہ ۲۰ر اگست ۱۹۷۴ء سے شروع ہوگا۔

معیار داخلہ:- میٹرک یا ایف۔ اے پاس۔

لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب کریں۔

(پرنسپل طبیہ کالج۔ ربوہ)

ضرورت ہے

پنجاب میں ایک فیکٹری کے لئے واچ مینوں کی فوری ضرورت ہے۔ درخواست دہندہ کا صحت مند سابقہ فوجی نوجوان ہونا لازمی ہے۔

درخواست مقامی پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ روزنامہ الفضل کو مورخہ ۲۰/۸/۷۴ تک ارسال کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان بھر میں آزادی کی ۲۷ ویں سالگرہ شایانِ شان طریق پر منائی گئی

مساجد میں خصوصی دعائیں سیمینار۔ ادبی و سماجی اجتماعات۔ عمارتوں پر چراغاں

اسلام آباد ۱۵ اگست۔ کل ۱۴ اگست کو پاکستان بھر میں آزادی کی ۲۷ ویں سالگرہ شایانِ شان طریق پر منائی گئی۔ تقریبات کا آغاز ملک بھر کی مسجدوں میں شکرانے کی نماز سے ہوا۔ پاکستان کی ترقی و خوشحالی، دنیائے اسلام کے اتحاد، مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور پاکستان کے ساتھ اس کے الحاق کے لئے خاص دعائیں مانگی گئیں۔ آج ملک کے تمام بڑے بڑے شہروں میں سیمینار، ادبی اور سماجی اجتماعات منعقد ہوئے۔ تقریبات میں میلے اور کھیل تماشے بھی شامل تھے۔ اخبارات نے خاص نمبر شائع کئے جن میں یوم آزادی کی اہمیت اور پاکستان کی ترقی اور کامیابیوں پر روشنی ڈالی۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے تمام اسٹیشنوں نے خاص پروگرام پیش کئے۔ شام کو صدرِ مملکت جناب فضل الٰہی چوہدری نے یوم آزادی کے سلسلہ میں ایک استقبالیہ دیا۔

کراچی میں مختلف تنظیموں اور عوام نے قائدِ اعظم کے مزار پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھی اور پھولوں کی چادریں چڑھائیں۔ مزار پر چادریں چڑھانے والوں میں سندھ کی گورنر بیگم رعنا لیاقت علی خان مرحوم اور سندھ کے وزیر اعلیٰ جناب غلام مصطفےٰ جتوئی بھی شامل تھے۔ رات کو ملک کے تمام بڑے بڑے شہروں میں اہم سرکاری عمارتوں اور پبلک مقامات پر بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔

آزاد کشمیر میں بھی یوم آزادی شایانِ شان طریق پر منایا گیا۔ مظفر آباد میں سیاسی جماعتوں نے جلسے منعقد کر کے قراردادیں منظور کیں جن میں اس امر پر زور دیا گیا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے نیز مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے اور پاکستان کے ساتھ اس کا الحاق کرانے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

امریکہ کے صدر مسٹر جیرالڈ فورڈ نے پاکستان کی آزادی کی ۲۷ ویں سالگرہ کی تقریب کے موقع پر صدرِ پاکستان جناب فضل الٰہی چوہدری کے نام مبارکباد کا ایک پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے پاکستان کے لئے امن اور خوشحال مستقبل کی دعا کی ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان دوستی اور قریبی تعاون کا اظہار کیا ہے۔

رمضان المبارک میں مسجد مبارک ربوہ میں درسِ قرآن مجید کا انتظام

امسال رمضان المبارک میں مسجد مبارک ربوہ میں حسبِ ذیل اصحاب قرآن پاک کا درس دیں گے:۔

(۱)	یکم رمضان تا ۳ رمضان	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب	سورۃ فاتحہ تا آلِ عمران رکوع ۹
(۲)	۴ " " ۶ "	مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد	آلِ عمران رکوع ۱۰ تا سورہ مائدہ
(۳)	۷ " " ۹ "	مولوی غلام باری صاحب سیف	سورہ انعام تا انفال
(۴)	۱۰ " " ۱۲ "	ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب	سورہ توبہ تا یوسف
(۵)	۱۳ " " ۱۵ "	مولانا ابو العطاء صاحب	سورہ رعد تا کہف
(۶)	۱۶ " " ۱۸ "	مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری	سورہ مریم تا فرقان
(۷)	۱۹ " " ۲۱ "	شیخ مبارک احمد صاحب	سورہ شعراء تا سبا
(۸)	۲۲ " " ۲۴ "	چوہدری محمد شریف صاحب	سورہ فاطر تا زخرف
(۹)	۲۵ " " ۲۷ "	مولوی محمد منور صاحب	سورہ دخان تا تحریم
(۱۰)	۲۸ " " ۲۹ "	سید محمود احمد صاحب ناصر	سورہ ملک تا الناس

درخواستِ دعا

عاجز نے اپنی بائیں آنکھ کے موتیا کا آپریشن لاہور میں کروایا تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا مگر بعد میں کچھ زخم ہو گیا ہے۔ احباب ازراہِ کرم صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(ظہور حسین سابق مبلغ بخارا۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کا ایک ورق

(اناجیل اربعہ اور دیگر مسیحی لٹریچر کی روشنی میں)

اناجیل اربعہ اور دیگر مسیحی لٹریچر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے یکے بعد دیگرے یہودی اور رومی عدالتوں نیز متعدد حاکموں کے روبرو جو پوچھ گچھ ہوئی اور جرح کی گئی اس پر مجموعی لحاظ سے چار پانچ گھنٹے سے زیادہ وقت صرف نہیں ہوا کیونکہ گرفتاری سے لے کر صلیب پر لٹکائے جانے اور قبر میں رکھے جانے تک کے جملہ واقعات مسلسل بیس گھنٹے کے اندر اندر اپنے اختتام کو پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ واقعات کی ترتیب جس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے درج ذیل ہے:۔

- جمعرات کی شام کو سورج غروب ہونے کے بعد حضرت مسیح نے یروشلم میں حواریوں کے ساتھ کھانا کھایا اور ایک لمبی تقریر کی۔
- کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ڈیڑھ دو میل پیدل چل کر زیتون کے پہاڑ پر پہنچے۔ یہاں بار بار سجدہ میں گر کر آپ نے بہت تضرع سے دعا کی اور حواریوں کو مخاطب کر کے لمبی تقریر فرمائی۔
- جب نصف شب گزر چکی تو آپ کی گرفتاری عمل میں آئی۔
- گرفتاری کے بعد پہلے سابق سردار کاہن حنّاہ کے گھر لے جائے گئے جہاں پوچھ گچھ ہوئی۔
- پھر اصل سردار کاہن کائفا کے گھر آپ کو لے جایا گیا وہاں بھی آپ سے کچھ سوالات پوچھے گئے جن کے آپ نے جواب دئے۔
- اگلے روز یعنی جمعہ کے دن بوقت صبح یہودی عدالت صنہدریم میں پیش ہوئے جس کے ارکان کی تعداد ستر تھی مگر کورم ۲۳ ارکان کا تھا۔
- اس مقدمہ کے بعد پیلاطوس کی عدالت میں لے جایا گیا جس نے کچھ سوالات پوچھے۔
- پیلاطوس نے آپ کو محل کے دوسرے حصہ میں گلیل کے حاکم ہیرودیس کے پاس بھیج دیا۔ ہیرودیس نے بھی آپ پر بعض سوالات کئے
- دوبارہ پیلاطوس کے پاس لائے گئے جس نے یہودیوں سے مسیح کو چھڑانے کی ناکام کوشش کی۔ بالآخر اس نے یہودیوں کے دباؤ میں آکر آپ کو صلیب پر لٹکائے جانے کا حکم دیا۔
- پھر قلعہ میں لے جائے گئے۔ پلٹن جو ۔۔۔ سپاہیوں پر مشتمل ہوتی تھی جمع کی گئی اور مذاق اڑایا اور تمسخر کیا گیا۔
- اس کے بعد یروشلم سے باہر لے جا کر صلیب پر لٹکایا گیا۔
- صلیب سے اتارا گیا۔ دوائیں لگائی گئیں۔ چادروں میں لپیٹا گیا۔ قبر میں رکھا گیا۔ اور ابھی دن غروب نہیں ہوا تھا۔

گویا گرفتاری سے لے کر جسم کو قبر میں رکھے جانے تک کے تمام واقعات پر زیادہ سے زیادہ بیس گھنٹے صرف ہوئے۔

انصار اللہ اور شجر کاری

زعماء قیادت غیر معمولی حالات میں بھی اپنے پروگراموں کی سرانجام دہی میں سرِمو فرق نہیں آنے دیتے بلکہ ان کا قدم تیز سے تیز تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ گزشتہ سالوں سے بھی بڑھ کر شجرکاری کے سلسلہ میں شوق و ذوق کا مظاہرہ کر کے ملکی و ملی خدمت بجا لائی جائے گی۔ نتیجہ سے اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳